ماہنامہ

النجم



نومبر - دسمبر
2025

ایڈیٹر : ابو حیان سعید

ماہانہ

النجم

نومبر دسمبر 2025

ایڈیٹر: ابو حیان سعید

اداریہ

یہ ملک معاشی ترقی کر سکتا ہے؟

پاکستان --- دیکھنے اور ہونے میں فرق نہی ھے ---

چار ہمسائے ہیں۔

ایک سے تجارت پہلے ہی بند تھی، دوسرے سے بھی بند ہو گئی۔ ان دونوں کے ساتھ حالات تقریباً مستقل بنیادوں ہر انتہائی کشیدہ رہتے ہیں لیکن منشیات کی پاکستان آمد اوررفت انتہائ دوستانہ ماحول میں ھوتی ھے ، کس کس کی سرپرستی میں ھوتی ھے یہ سب کو علم ھے ۔

تیسرے کے ساتھ بلوچستان کے راستے اربوں روپے کے تیل سمیت دیگر اشیا کی اسمگلنگ تو ہوتی ہے جوبیرون ملک پاپا جونز فوڈ چین، جزیرے ، ولاز ، شاپنگ پلازے، ریزورٹس ، شئیرز وغیرہ خریدنے میں استعمال ھو جاتے ھیں لیکن قابل ٹیکس تجارت ایک انتہائ محدود پیمانے پر ہی ممکن ہے کیونکہ اس پر امریکی پابندیاں عائد ہیں۔

چوتھے کے ساتھ تجارت بالکل یکطرفہ ہے، وہ ہمیں جو چاہے بیچ سکتا ہے لیکن ہم انھیں کچھ بیچنے لائق نہیں۔

مطلق اقتدار

ابو حیان سعید

انگریزی کا ایک لفظ ھے جس کی تشریح پاکستان کے آئین کی 27 ویں ترامیم نے واضح کر دی ھے وہ ھے Immense Power.
اگر کوئ ھم جیسے گستاخ اور بے ادب سے اس لفظ کے معنی و مفہوم پوچھے تو ھما را ایک ھی جواب ھوگا " الوہیاتی طاقت " یا " مطلق اقتدار " جسے عرف عام میں " خدائ طاقت " بھی کہا جا سکتا ھے ۔
یہ Immense Power آئین کی 27 ویں ترمیم کی شقوں کے ذریعے ایک عدد مٹی کے ڈھیر کو دی گئ ھے گویا پاکستانی پارلیمنٹ نےبہت بڑی اکثریت سے جدید دور کا ایک بہت بڑا بت تیار کیا ھے جس کی اطاعت نہ کی گئ تو انجام سے ابلیس بھی پناہ مانگے گا ۔ ابلیس کو بھی ایک شق کے علاوہ بےتحاشہ اختیارات دیئے گئے تھے لیکن پاکستانی پارلیمنٹ نے اپنے بت کو ایسے اختیارات دیئے ھیں کہ گیارہ ھزار سالہ تاریخ میں کسی بھی انسان حتیٰ کہ انبیا عَلَیہِالصلواۃ السَّلام کو بھی ایسے اختیارات حاصل نہ ھو سکے ۔

آخر یہ Immense Power کا تصور پاکستان میں آیا کہاں سے ؟ 1971 کے بعد وجود میں آنے والے نئے پاکستان میں مطلق حکمرانی کی خواہش ملٹری نرسری کے سب سے پہلے بچے ذوالفقار علی بھٹو کی آرزو تھی ۔ ذولفقار علی بھٹو نے سقوط ڈھاکہ کے بعد 20 دسمبر 1971 کو بطورِ سویلین چیف لا ایڈمنسٹریٹر (Civilian Chief Martial Law Administrator) اور صدر پاکستان حکومت سنبھالی۔ 21 اپریل 1972 کو ایک عبوری آئین (Interim

(Constitution) نافذ کیا جس کے زریعے سے مارشل ہٹا دیا گیا اور ذولفقار علی بھٹو نے بطورِ صدر پاکستان حکومت سنبھالی۔ وہ 14 اگست 1973 تک صدر کے عہدے پر فائز رہے اس کے بعد 1973 کا آئین نافذ کردیا گیا اور ذولفقار علی بھٹو نے بطورِ وزیراعظم پاکستان حکومت سنبھالی۔ ان کے دل میں مطلق حکمرانی کا سمندر جوش مار رہا تھا وہ چائینیز ماڈل سے متاثر تھے ، پے درپے سیاسی و معاشی حماقتوں اور آمرآنہ رویے کے باعث ایک حد درجے تابعدار جنرل کے ہاتھوں انجام کو پہنچے - پھر اسی جنرل کے تصور مطلق حکمرانی نے پاکستان کو وہ دن دکھائے جس کا خمیازہ دو نسلیں بھگتا چکی ھیں اور مزید بھی بھگتائیں گی -

مطلق حکمرانی کی خواہشات کا خناس کھبی جمہوریت کی میٹھی گولی بے نظیر بھٹو کی صورت میں وقوع پزیر ھوا تو کھبی جاگ پنجابی جاگ کے خباثت بھرے سلوگن کی پرورش پاتا رہا تو کھبی جنرل حمید گل کے شیطانی اسلامی جمہوری اتحاد اور اسٹریٹیجک ڈیپتھ فارمولے کی آڑ میں صرف نام کے شریفوں کے مطلق اقتدار کی بھوک کو بڑھاوا دیتا رہا کہ ایک اور داعی مطلق اقتدار جنرل پرویز مشرف جلوہ افروز ھو ئے اور فاشزم و خباثت کی ایک نئ تاریخ رقم ھوئ - یہ وھی جنرل پرویز مشرف تھے جنہوں نے اپنے وزیر اعظم ، پاکستان ائیر فورس ، پاکستان نیوی ، تما م انٹیلی جنس ایجنسیوں سمیت بیشر کور کمانڈرز کو بے خبر رکھ کر کارگل جیسا تھرڈ کلاس خونی ایڈونچر کیا اور ساڑھے تین ہزار فوجی افسران اور جوانوں کو بھارتیوں کے ہاتھوں برفانی قبرستان میں مرنے چھوڑ دیا اور سوائے چند ایک کے انکی ڈیڈ باڈیز بھی واپس لینے سے انکار کر دیا -

مطلق اقتدار کی منزل کو پانے کے لیئے جنرل پرویز مشرف نے پاکستان کو تباھی کے دھانے پر لا کھڑا کیا بہرحال پھر وہ دور بھی تباھی مچا کراپنے اختتام کو پہنچا -

ان تمام داستانوں کو اگر مختصر نہ کیا جائے تو ھر ایک دور پر کئ کئ کتابیں لکھی جا سکتی ھیں - بہر حال قصہ مختصر کرتا ھوں اور درمیان کے بہت سے واقعات کو نظر انداز کرتے ھوئے ماضی انتہائ قریب تک آ جاتے ھیں -

اب بات آ پہنچتی ھے سال 2017 کے جنوری میں کہ ایک جوان و ہینڈسم میجر جنرل کو آئ ایس آئ میں ڈی جی سی تعینات کیا گیا یہ میجر جنرل پہلے سندھ میں پنوں عاقل میں 16 ویں انفٹری ڈویژن کو کمانڈ کر رھے تھے یہ تھے میجر جنرل فیض حمید ۔ ان کا آئ ایس آئ میں جنوری 2017 میں ظہور ھوا ۔ ڈی جی سی کی پوزیشن آئ ایس آئ میں ایسی ھوتی ھے کہ بندہ پورے پاکستان کا مالک ھی سمجھیں ، پورے دس دن کی ایسی جامع بریفنگ ھوتی ھے کہ بندے کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ھیں اور اس کا انگ انگ جوش سے بھر جاتا ھے پورے ملک کے سیاستدانوں ، صنعتکاروں ، سرمایہ داروں ، کاروباری اداروں ، بینکوں ، اسٹاک مارکیٹوں ، بینکوں ، گولڈ مارکیٹ ، منی ایکسچینجرز ، منشیات فروشوں ، لینڈ مافیاز ، منی لانڈرز ، صحافیوں ، جوئے کے اڈوں ، پیشہ ور قاتلوں ، نامی گرامی پیروں اور مزاروں ، ٹرانسپورٹروں ، بڑے اسپتالوں ، بڑے شاپنگ مالز، بڑے برانڈز، ٹی وی چینلز ، ایف آئ اے ، آئ بی ، ضلعی انتظامیہ ، پولیس ، رینجرز ، نامی گرامی وکلا ، ججوں ، مذھبی فرقہ پرست گروھوں ، غیر ملکی سفارت خانوں، پیشہ ور کال گرلز ، با قاعدہ ڈکلیئرڈ اور پوشیدہ غیر ملکی جاسوسوں ، اسمگلروں ، بڑے تعلیمی اداروں وغیرہ کے بارے میں تفصیلی بریفنگ اور ریکارڈ ڈی جی سی کے لیئے دستیاب ھوتا ھے ۔

کون کیا کرتا ھے کہاں آتا جاتا ھے ،کون کس کس سے کتنے پیسے لیتا اور دیتا ھے ، کیا کھاتا اور کیا پیتا ھے کون کون سے شوق رکھتا ھے کس کس نے کتنی عورتیں پالی ھوئ ھیں کس کس کے گھروں خواب گاھوں باتھ روموں میں خفیہ کیمرے اور وائس ڈیواسز لگی ھیں مذید کہاں کہاں لگانی ھیں ، لاکھوں تصاویر اور وائس ریکارڈنگز وغیرہ ۔ اس کے علاوہ فنڈز کہاں کہاں سے جنریٹ ھوتے ھیں جو آئ ایس آئ کے مختلف آپریشنز میں استعمال ھوتے ھیں پورے ملک میں کون کون سا بندہ اپنی کرسی سے کتنے پیسے پیدا کررھا ھے کہاں لگا رھا ھے کس کے بچے کس ادارے میں پڑھ رھے ھیں ، کس کس پاکستانی افسر کے پاس دھری شہریت ھے ، کون سا افسر اندرون ملک اور

بیرون ملک سرمایہ کاری کر رھا ھے کس افسر کو کہاں لگوا کر بڑے بڑے کا م کروانا ھے کس چھوٹی تنظیم کو فنڈنگ کروا کر راتوں رات بڑا بنا کر اپنے کام کا بنانا ھے ، بڑے تاجروں زمینداروں کی مکمل ھسٹری شیٹ ڈی جی سی کے فنگر ٹپ پر ھوتی ھے ۔ ڈی جی سی بذات خود کسی کو فون کرکے کسی کام کا کہہ دے تو وہ بندہ خوشی سے ایسا نہال ھو جاتا کہ گویا آسمان اس سے مخاطب ھوا ھو ۔ یہ تو انتہائ مختصر تعارف ھم نے کرایا ھے تفصیل بتانے کے لیئے تو کم ازکم دو ھزار صفحات کی کتاب کی ضرورت پڑے گی یہ الگ بات ھے کہ یہ کتاب پاکستان کی تاریخ کی بیسٹ سیلر کتاب بن جاۓ گی لیکن ھم کو بیرون ملک فرار ھونا پڑے گا جو فی الحا ل ھم نہی چاہتے ۔
غرض یہ کہ ڈی جی سی بہت بڑی توپ چیز ھوتا ھے ۔
جنرل فیض حمید سے پہلے بھی ایک ایسے ڈی جی سی رھے جنھوں نے کافی تگڑم بازی کی لیکن ان کا کوئ ذاتی ایجنڈا نہی تھا وہ میجر جنرل سید احتشام ضمیر تھے جنھوں نے جنرل پرویز مشرف کے لیئے 2002 کے عام انتخابات کے لیئے نواز لیگ توڑ کر مسلم لیگ ق بنوائ ساتھ ھی پیپلز پارٹی کا ایک نیا دھڑا پی پی پی پیٹریاٹ کے نام سے کھڑا کر دیا ۔

اب ھم گذشتہ دس سالوں کا احاطہ کریں گے ورنہ یہ داستان کبھی ختم نہی ھوگی ۔ اب ذکر خیر شروع ھوتا ھے 29 نومبر 2016 سے جب وزیر اعظم میاں نواز شریف نے تین سینئر جرنیلوں کو نظر انداز کر کے نسبتا جونئیر لیفٹننٹ جنرل قمر جاوید باجوہ کو پروموٹ کر کے فور اسٹار جنرل بنا کر آرمی چیف نامزد کر دیا ، باجوہ اس سے پہلے راولپنڈی کور کو کمانڈ کر چکے تھے اور ماضی میں لیفٹننٹ کرنل اور بریگیڈئیر کی حیثیت سے راولپنڈی کور میں کئ سال گذار چکے تھے اور آرمی چیف بننے کی تقریبا تمام شرائط پر پورے بھی اترتے تھے کہ آرمی چیف بننے سے پہلے جی ایچ کیو میں پرنسپل اسٹاف آفیسر بھی تھے ۔ آرمی چیف بننے کے فورا بعد جنرل باجوہ نے اپنے پسندیدہ افسروں کی ٹیم بنائ سب سے اھم پوسٹنگ میجر جنرل فیض حمید کی تھی جنکو آئ ایس آئ میں ڈی جی سی لگا دیا گیا ۔ جب جنرل باجوہ

2015-2103 کور کمانڈر راولپنڈی تھے تو فیض حمید جو اس وقت بریگیڈئیر تھے جنرل باجوہ کے چیف آف اسٹاف رہے اور اس دوران وہ جنرل باجوہ کے قابل اعتماد افسر ثابت ہوئے ۔ جنرل باجوہ نے آرمی چیف کا آفس سنبھالتے ہی میجر جنرل فیض حمید کو آئ ایس آئ میں طلب کر لیا جو اس وقت پنوں عاقل میں ڈویژن کمانڈ کر رہے تھے ۔ فیض حمید نے آب پارہ میں جب ڈی جی سی کی بریفنگز لیں تو ان پر ایک نئ دنیا کا انکشاف ہوا کیونکہ اس سے پہلے فیض حمید کسی انٹیلی جنس پوسٹنگ پر نہی رہے تھے ۔

جنرل باجوہ بھی اپنے پورے کیرئیر میں کبھی بھی انٹیلی جنس پوسٹنگ پر نہی رہے تھے ۔

میجر جنرل فیض حمید نے جنرل باجوہ کو اے ٹو زیڈ وہ ساری کہانیاں سنا دی جو انکو آئ ایس آئ بریفنگز میں ملی تھیں ۔ فیض حمید کو پراجیکٹ عمران وراثت میں ملا تھا اس وقت پراجیکٹ عمران کے انچارج کرنل واجد عزیز تھے جو آج کل یعنی 2025 میں ڈی جی ایم آئ ہیں ۔ جنرل فیض حمید نے پراجیکٹ عمران اپنے ہاتھ میں لے لیا ۔

جنرل فیض حمید کے علم میں لایا گیا کہ عمران خان ایک روحانی خاتون شخصیت سے متاثر ہیں اور کبھی کبھی ان خاتون سے ملنے جاتے ہیں ۔ جنرل فیض حمید نے عمران خان کے ایک قریبی ساتھی کے ذریعے اس روحانی خاتون شخصیت سے رابطہ کیا اور ایک بہت طویل ملاقات کی جس کی تفصیلات کبھی کسی کے علم میں نہی آئیں بس لوگ اندازے ہی لگا رہے ہیں ۔ اس کے بعد پے درپے ملاقاتیں ہوئیں لیکن تفصیل کسی کے علم میں نہی آئیں ۔ صرف یہ معلوم ہوا ہے کہ 2017 میں تقریبا سولہ مرتبہ جنرل فیض حمید اور ان روحانی خاتون شخصیت کی ون آن ون ملاقاتیں ہوئیں ۔ ان ملاقاتوں کے بارے میں لوگ صرف اندازے ہی لگاتے ہیں کہ ان میں کیا کیا طے پایا تھا البتہ ایک طویل ملاقات 16 جون 2017 کو جنرل فیض حمید اور عمران خان کے درمیان ڈاکٹر عارف علوی کے گھر میں ہوئ یہ بھی ون آن ون ملاقات رہی صرف ڈنر میں ڈاکٹرعارف علوی بھی شریک تھے۔ ان تمام

ملاقاتوں سے جنرل باجوہ با خبر تھے یا نہی تھے اسکا علم کسی انسان کو نہی هے۔
وہ بڑا هنگامہ خیز سال تھا 28 جولائ 2017 کو سپریم کورٹ نے پانامہ پیپرز کیس میں وزیر اعظم نواز شریف کو نااهل قرار دے کر انکی حکومت ختم کر دی ۔ جس پر نواز شریف آج بھی پوچھتے پھرتے هیں کہ مجھے کیوں نکالا ؟

پھر آگیا فروری 2018 جس کی 18 تاریخ کو عمران خان اور روحانی خاتون بشری بی بی کا نکاح کا اعلان هوا جو بڑی هلچل مچا گیا ۔
پھر 2018 کے انتخابات 25 جولائ کو هوئے جس میں عمران خان کی تحریک انصاف 117 سیٹیں جیت کر سب سے بڑی پارٹی بن کر سامنے آئ۔ 2018 کے عام انتخابات میں بھی کافی دھاندلی هوئ لیکن یہ دھاندلی تحریک انصاف کے خلاف تھی کہ اس کے چالیس سے زیادہ امیدواروں کو نتائج تبدیل کر کے هروایا گیا ! کوئ بھی کہہ سکتا هے کہ عجیب بات کی هے آپ نے تو جناب اس وقت کی فوجی اسٹیبلشمنٹ تحریک انصاف کو واضح اکثریت سے جیتنے نہی دینا چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کہ عمران خان همیشہ فوجی بیساکھی کے محتاج رهیں اور وقت نے ثابت بھی کیا کہ عمران خان حکومت همہ وقت جنرل باجوہ اور جنرل فیض حمید کی نظر کرم کی محتاج رهی ۔ تحریک انصاف اسمبلی میں بڑی جماعت تو تھی لیکن حکومت سازی کی منزل ابھی دور تھی ۔ پھر حرکت میں آئے میجر جنرل فیض حمید اور ق لیگ ، ایم کیو ایم ، باپ پارٹی سمیت دو درجن سے زائد آزاد اراکین وغیرہ کو گدی سے پکڑ کرمیجر جنرل فیض حمید نے بنی گالہ عمران خان کے قدموں میں ڈال دیا ، یوں عمران خان سادہ اکثریت سے وزیر اعظم بنا دیئے گئے ۔
جب اسمبلی میں اعتماد کا ووٹ لینے کا مرحلہ آیا تو عمران خان 178 ووٹ لے کر باقائدہ وزیراعظم بنا دیئے گئے ممکن هے کچھ قارئین کے مزاج پر " وزیر اعظم بنا دیئے گئے " گراں گزرے لیکن حقیقت یہی هے ۔ 60 اراکین اسمبلی جن کا تعلق الگ الگ جماعتوں سے تھا جن میں دو درجن سے زیادہ آزاد اراکین تھے کو عمران خان کی حمایت کرنے پر آمادہ کرنے کے میجر

جنرل فیض حمید نے کس کس قسم کی چھلانگیں لگائ ھوں گی یہ تو وھی بتا سکتے ھیں البتہ یہ معلوم ھو سکا ھے کہ آئ ایس آئ کے چار بریگیڈئیرز اور چار سیکٹر کمانڈرز دن رات کام کرتے رھے اور چوبیس گھنٹے فیض حمید کی ہاٹ لائن بجتی ھی رھتی تھی ۔

میجر جنرل فیض حمید کو اس کارنامے کو انجام دینے پر انعام کے طور پر اپریل 2019 میں ترقی دے کر لیفٹننٹ جنرل بنا دیا گیا اور جی ایچ کیؤ میں ایڈجوٹنٹ جنرل تعینات کر دیا گیا جی ایچ کیؤ میں پوسٹنگ کا مطلب ھوتا ھے کہ بندہ آرمی چیف بننے کی پہلی سیڑھی کو پار کر لیتا ھے ۔ اب فیض حمید لیفٹنٹ جنرل بن چکے تھے انھوں نے صرف تین ماہ جی ایچ کیؤ میں گزارے اور جنرل باجوہ نے انکو لیفٹنٹ جنرل عاصم منیر کی جگہ 17 جون 2019 ڈی جی آئ ایس آئ تعینات کر دیا ۔ جبکہ لیفٹنٹ جنرل عاصم منیر کو گوجرانوالہ کور کا کمانڈر پوسٹنگ کر دی گئ جہاں عاصم منیر نے اکتوبر 2021 تک کور کمانڈ کی وھاں سے عاصم منیر کو جی ایچ کیؤ میں کوارٹر ماسٹر جنرل تعینات کیا گیا ۔ خیر یہ ذکر تو برسبیل تذکرہ آگیا ۔
ھمارا موضوع فی الحا ل جنرل فیض حمید ھیں ۔ جب فیض حمید نے ڈی جی آئ کا عہدہ سنھبالا تو تو آرمی چیف جنرل باجوہ کی ریٹائرمنٹ میں صرف پانچ ماہ اور بارہ دن باقی تھے۔

اب شروع ھوتا نیا ڈرامہ کیونکہ عمران خان جنرل باجوہ کی ریٹائرمنٹ کے بعد نومبر 2019 میں نیا آرمی چیف بنانا چاہتے تھے ، کیوں چاہتے تھے کس کا دباؤ یا فرمائش تھی یہ بات آگے بیان کروں گا ۔ مسئلہ یہ آرھا تھا کہ آرمی چیف بننے کے لیئے لازمی ھوتا ھے کہ بندے نے کور کمانڈ کی ھو جو کہ فیض حمید نے نہی کی تھی اور جی ایچ کیؤ میں بھی صرف تین ماہ ھی اسٹاف افسر رھے تو فیض حمید تو آرمی چیف کے لیئے اس وقت موزوں ھی نہی تھے تو جنرل باجوہ ، جنرل فیض حمید اور عمران خان میں فیصلہ یہ ھوا کہ کسی نئے آرمی چیف کا رسک لینے کی بجائے جنرل باجوہ کو ایکسٹینشن دی جائے ۔

جنرل باجوہ کی خوبی سمجھی جائے یا خامی کہ وہ ھفتے میں دو تین بار شام کو صحافیوں ، رنگ برنگے اینکرز وغیرہ کی محفل سجاتے تھے چونکہ جنرل باجوہ حد سے زیادہ بولنے کی نفسیاتی بیماری کا شکار تھے اس لیئے جنرل فیض حمید کی فراھم کردہ ڈس انفارمیشنز کو بلا جھجک ان لوگوں سے شیئر کرتے ھے آپ اندازہ لگا سکتے کہ آرمی چیف کوئ بات کرتا ھے تو اس کی بات تو سب ھی بہت سنجیدگی سے لیتے ھیں۔ جنرل باجوہ ملنے والوں کو بتاتے تھے کہ انھوں نے کس طرح عمران خان کو اقتدار میں لانے کی راہ ہموار کی ، عمران خان میں کوئ صلاحیت نہی ھے اس لیئے انھوں نے مختلف ٹیکنو کریٹس کو عمران خان حکومت میں داخل کروایا ھے ، عمران خان تو کسی سے پیسے بھی نہی مانگ سکتا مجھے سعودیوں ، دبئ اور ابو ظہبی والوں سے ، چین سے ڈالر مانگنے جانا پڑتا ھے ، عمران خان جادو کے زیر اثر ھے وغیرہ وغیرہ ۔ منہ سے نکلی بات تو مائل بہ پرواز ھو ھی جاتی ھے یہ باتیں بھی عمران خان تک پہنچ جاتی تھیں بلکہ خاتون اول بشری بی بی صاحبہ تک بھی پہنچ جاتی تھیں۔

جنرل باجوہ کو عمران خان حکومت نے تین سال کی توسیع دینی چاھی تو سپریم کورٹ نے زبردستی کا آئینی اڑنگا لگا دیا ۔ اس موقع پر جنرل فیض حمید نے ایک بار پی پی پی اور مسلم لیگ ن کے اراکین پارلیمنٹ کو رسیوں سے باندھ کر پارلیمنٹ لا کر جنرل باجوہ کی توسیع کا بل پاس کروایا ۔ یوں جنرل باجوہ کو 2019 میں مزید تین سال کی توسیع مل گئ جس پر سپریم کورٹ اور پارلیمنٹ کے مہر بھی ثبت تھی ۔
اب نیا کھیل شروع ھو گیا عمران خان جنرل فیض حمید کو راولپنڈی کا کور کمانڈر بنانا چاہتے تھے تاکہ جنرل فیض حمید آرمی چیف بننے کی لازمی شرط یعنی کور کی کمان پوری کر سکیں اور جب جنرل باجوہ 2022 میں ریٹائر ھوں تو فیض حمید کو آرمی چیف بنا دیا جائے ۔ بظاھر تو بات لوجیکل تھی لیکن جنرل باجوہ کو پسند نہی آئ کیونکہ فوج میں یہ بات پھیل رھی تھی کہ

جنرل فیض حمید اگلے آرمی چیف ہوں گے جس سے فوج میں جنرل فیض حمید مرکز نگاہ بن رہے تھے اس سے جنرل باجوہ کی انا کو زبردست ٹھیس پہنچی ظاہر ھے کہ کوئ بھی آرمی چیف نہی چاہتا کہ اس کے علاوہ کوئ اور بھی مرکز نگاہ ہو، جلتی پر تیل کا کام یہ ھوا لوگوں نے جنرل باجوہ کو تین سال کی ایکسٹینشن کے ساتھ ساتھ جنرل فیض حمید کی آئندہ آرمی چیف کی حیثیت سے انتخاب پر مبارکبادیں دینا شروع کر دی حتی کہ سعودی سفیر نے جنرل باجوہ سے کہا کہ آپ کے بعد آپ کا خاص بندہ آرمی چیف بن جائے گا ، کئ غیر ملکی سفرا جنرل باجوہ کی بجائے جنرل فیض حمید سے ملاقات کے خواہش مند تھے ان تمام باتوں سے جنرل باجوہ کو اپنی توہین کا احساس ہونے لگا۔

عمران خان نے جنرل باجوہ سے کہا کہ جنرل فیض کو دو سال کے لیئے کور کمانڈ کرنے دی جائے پھر واپس آئ ایس آئ میں لے آئیں گے ۔ یہ ساری فرمائشی پروگرام جنرل فیض حمید کا تھا جوعمران خان تک کسی مضبوط ذریعے سے پہنچایا جاتا تھا ۔
اب جنرل باجوہ سمجھ چکے تھے کہ جنرل فیض حمید کی " مطلق فوجی طاقت " کے حصول کی آرزو کی ڈور کس پراسرار شخصیت کے قبضے میں ھے اور جنرل فیض حمید کس ذریعے سے عمران خان پر دباؤ ڈلوا کر کور کمانڈ کرنا چاہتے ھیں تو جنرل باجوہ نے وزیر اعظم عمران خان کو بریفنگ کے نام پر جی ایچ کیو آنے کی دعوت دی اور اس روز تاریخ تھی 24 اپریل 2020 ۔ بھارت ، افغانستان ، ایران کے بارے میں بریفنگ تھی اور دو درجن سے زیادہ وردی پوش کور کمانڈرز ، پرنسپل اسٹاف آفیسرز وھاں موجود تھے سویلئین کپڑوں میں صرف عمران خان اور آئ ایس آئ چیف لیفٹنٹ جنرل فیض حمید تھے ۔ وھاں عمران خان کو بڑے نرم انداز میں سمجھا دیا گیا کہ جی ایچ کیؤ اپنے اندرونی معاملات ٹرانسفرز اور پوسٹنگز میں کسی بھی قسم کی مداخلت برداشت نہی کرے گا ۔ یہ عمران خان کا 29 اگست 2018 کے بعد پہلا دورہ تھا ۔

کرونا کی وبا اپنی تباہ کاریاں پھیلا رہی تھی پاکستان میں توکیا پوری دنیا میں موت اپنے پر پھیلائے ناچ رہی تھی ، کاروبار انڈسٹری سیاست سب ماسک کے پیچھے غائب ہو چکا تھا ۔ پاکستان میں ہر قسم کی سیاست 2020 میں صفر ہو گئ تھی ہر ایک کو اپنی جان بچانے کی پڑی تھی لوگ گھروں میں چھپ گئے تھے ۔

پھر آگیا 2021 پاکستان میں آہستہ آہستہ شیطانی سیاست نے دوبارہ سانس لینا شروع کر دیا تھا ۔ عمران خان کی حکومت ڈیلئور نہی کر پا رہی تھی پاکستان کے پاور بیس پنجاب میں کرپشن کا ایک نیا ماڈل تو 2019 میں ھی متعارف ہوچکا تھا لیکن اس ماڈل کو بوسٹ ملا 2021 میں کہ پنجاب میں پوسٹنگز ٹرانسفرز میں بڑے لمبے پیسے چلنے لگے اور اس کی موجد تھیں تین سے چار ناموں والی ایک خاتون جن کو خاتون اول صاحبہ کی خاص الخاص کہا جاتا تھا ۔ پنجاب میں پوسٹنگز ٹرانسفرز شریف خاندان کے ہر حکمران کے دور میں بھرپور طریقے سے ہوتے تھے ، مشرف دور میں چوھدری پرویز الہی بھی اس کام میں ماہر تھے لیکن شریف خاندان اور چودھری خاندان سرکاری افسروں کی پوسٹنگز اور ٹرانسفرز کے ذریعے ان سرکاری افسروں کی وفاداریاں خریدتا تھا ۔ مال پانی وہ حکومتیں بڑے بڑے پروجیکٹس میں بناتی تھیں لیکن عمران خان کے دور میں تو ترقیاتی کام تقریبا بند تھے تو مال پانی بنانے کا دھندہ بھی ٹھنڈا پڑا تھا اس لیئے ضرورت ایجاد کی ماں والے فارمولے پر عمل کرتے ہوئے جدید کرپشن کی موجد کئ ناموں والی خاتون نے فاسٹ ٹریک فارمولے پر کام شروع کیا اور بیس سے چالیس کروڑ کے عیوض پنجاب میں پٹواری سے لے کر ڈپٹی کمشنرز اور ایس ایچ او سے لے کر ڈی پی او تک کی پوسٹنگز کیں ، کسی کو بھی نہی بخشا گیا ۔ چیف منسٹر پنجاب روزآنہ درجنوں پوسٹنگز فائلز پر دستخط کرتے تھے ، سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کا پورا محکمہ روزآنہ درجنوں پوسٹنگز ٹرانسفرز فائلز تیار کرتا تھا اور سیکریٹری سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن روزآنہ وہ درجنوں پوسٹنگز فائلیں لے کر صبح سویرے چیف منسٹر پنجاب کے دفتر میں خاتون صاحبہ کے روبرو حاضر ہوتا تھا اور چیف منسٹر عثمان بزدار لنچ سے پہلے پہلے تمام

فائلز پر اپنی چڑیا بٹھا چکے ہوتے تھے کسی کو بھی اس کام میں دخل اندازی تو چھوڑیں سوچنے تک کی اجازت نہی تھی۔ محتاط اندازے کے مطابق کم از کم سو سے زائد سرکاری افراد اس کام میں خاتون صاحبہ کے مددگار تھے جو ڈیل کروانے میں دن رات مصروف رہ کر خود بھی بڑا مال پانی کما رھے تھے ، اس کے علاوہ پولیس میں بے تحاشہ بیٹرز مصروف عمل تھے ایس ایچ اوز اپنے نا پسندیدہ افسران کو کھڈے لائن لگوانے کی کھلے عام دھمکیاں دیتے تھے ایسے درجنوں واقعات ھوئے کہ ایس ایچ اوز نے ڈی پی اوز کی معطلی یا ٹرانسفر کے لیئے بیس بیس کروڑ روپے دیئے اور پٹواریوں نے تحصیل داروں کی معطلی کے لیئے پول کر کے دو دو ارب روپے دیئے ۔ کام بڑے سائنٹیفک انداز میں ہو رھا تھا ۔ ایسا نہی تھا کہ سارا پیسہ خاتون صاحبہ کی جیب میں جاتا تھا لیکن اسی فیصد مال خاتون صاحبہ کی نذر ہو جاتا تھا صرف پبنجاب میں محتاط اندازے کے مطابق 2021 میں گریڈ اٹھارہ سے اوپر ساڑھے چھ سو بڑی پوسٹنگز اور ٹرانسفرر ھوئے اس سے نیچے ایس ایچ او، پٹواری ، گرداور، تحصیل داروں وغیرہ کی تعداد تو کئ ہزار تک جا پہنچتی ھے اور اصل پیسہ ان ھی سے کمایا گیا ۔

2021 میں پنجاب کے 41 اضلاع اور 156 تحصیلیں تھیں اور ان میں ہزاروں پٹواری، گرداور، نائب تحصیل دار ، تحصیل دار ، افسر مال گریڈ گیارہ سے سولہ سترہ تک کے اہلکاروں سے خاتون صاحبہ نے اتنے پیسے کمائے کہ کئ بڑے سوٹ کیس ڈالروں سے بھرے ھوئے عمران خان کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ھونے سے ایک ھفتہ قبل ایک خصوصی طیارے سے پہلے دبئ اور پھر امریکہ خاتون صاحبہ کے ھمراہ کھبی واپس نہ آنے کا عزم کرتے ھوئے عازم سفر ھوئے اور اب تو خاتون صاحبہ یعنی فرح گوگی پاکستان سے جانے والے کوئ کال تک سننے کی روادار نہی ھیں سننے میں آرھا ھے کہ خاتون صاحبہ فرح گوگی نے کئ بڑی کمپنیوں کے شیئرز کے علاوہ دو عدد بڑے شاپنگ مالز میسا چوسٹس میں خریدے ھیں اور کاروں کے لیئے لیتھئم بیٹریاں بنانے والی ایک بڑی کمپنی میں ڈیڑھ ارب ڈالر کی سرمایہ کاری بھی کی ھے ۔

سابق خاتون اول بشری بی بی صاحبہ کے صاحبزادے ابراھیم مانیکا نےنومبر 2022 میں دبئ جا کر فرح گوگی سے بڑی مشکل سے ملاقات کی اور اپنے حصے کی رقم کا مطالبہ کیا تو فرح گوگی نے آگے سے جواب دیا کہ توشہ خانے کی جو چیزیں تم نے ، زلفی چکنے اور شہزاد اکبر نے کروڑوں ڈالرز میں بیچی تھیں تو مجھے ایک بھی ڈالر نہی دیا اور نہ میں نے مانگا تو اب کیوں بھک منگوں کی طرح پیسے مانگنے آگیا ھے ؟ بھاگ جاؤ یہاں سے ---

2021 کا سال جنرل باجوہ اور وزیر اعظم عمران خان کے درمیان کافی ٹینشن کا سال رھا اسکی وجہ جنرل باجوہ کے مطابق جنرل فیض حمید کی Immense Power کی خواہش تھی جس کو خاتون اول بڑھاوا دیتی رہتی تھیں ۔ جنرل باجوہ بھی متبادل کا سوچنے پر مجبور ھوتے جا رھے تھے ۔ جنرل باجوہ کے خیال میں پراجیکٹ عمران کو لپیٹنے کا وقت آ گیا تھا کہ عمران خان مسائل کا حل نہی بلکہ خود بہت بڑا مسئلہ بن چکے ھیں ۔ جنرل باجوہ نے پہلے مرحلے پر عمران خان حکومت اور جنرل فیض حمید سے فاصلہ اختیار کیا جنرل باجوہ اگلے سال خود بھی سیف ایگزٹ چاہتے تھے ان کے اپنے مالی معاملات پر باتیں شروع ھو گئیں تھیں جنرل باجوہ کے معاملات کو جنرل فیض حمید ھوا دے رھے تھے . جنرل باجوہ کے خیال میں سخت جارحانہ مزاج والے جنرل فیض حمید اقتدار کے بساط پر ایک ایسا عفریت بن چکے تھے جس کو قابو نہ کیا گیا تو پاکستانی فوج مسائل کا شکار ھو کر " فیض حمید آرمی " بن کر رہ جائے گی ۔ جنرل باجوہ نے جنرل فیض حمید اور عمران خان کا متبادل ڈھونڈنا شروع کیا تو فیض حمید کے متبادل تو نصف درجن کے قریب فوج میں موجود تھے لیکن عمران خان کا متبادل کوئ نہی تھا ۔ عمران خان کے متبادل کی تلاش شروع ھوئ تو پتا چلا کہ شریف خاندان کے علاوہ کوئ نہی تھا لیکن شریف خاندان میں سے نواز شریف پر جی ایچ کیؤ راضی نہی تھا اور شہباز شریف اپنی نصف درجن بیماریوں اور بیویوں میں پھنسے ھوئے تھے اسکے علاوہ نواز شریف کبھی بھی شہباز شریف کو وزیراعظم بنوانے کے روادار نہی رھے وہ اس آفر کو اپنے خلاف فوج کی

سازش گردانتے رھے ۔ خیر جنرل باجوہ نے سب سے پہلے جنرل فیض حمید کا پتا صاف کیا اور 19 نومبر 2021 کو کور کمانڈر پشاور بنا کر اپنی جان چھڑوائ اور خود کو نیوٹرل قرار دے دیا جنرل فیض حمید وھاں 8 اگست 2022 تک رھے اسی دوران عمران خان کا دھڑن تختہ ھو گیا ۔ عمران خان نے اپنی ساکھ کھوتی ھوئ غیر مقبول حکومت بچانے کے لیئے جنرل باجوہ کے گوڈے گٹے تک پکڑ لیئے کہا جاتا ھے کہ عمران خان نے جنرل باجوہ کو تا حیات ایکسٹینشن کی آفر تک کر ڈالی لیکن جنرل باجوہ نے ایک نہ سنی تو عمران خان نے امریکن سائفر کا سہارا لیا اور جنرل باجوہ کو امریکی غلام ، میر جعفر میر صادق تک کہا یہ تک کہا جانے لگا کہ نیوٹرل تو گدھی ھوتی ھے ۔

جنرل فیض حمید کی جگہ کراچی کور V کے کمانڈر لیفٹنٹ جنرل ندیم انجم کو ڈی جی آئ ایس آئ مقرر کیا گیا ، جنرل ندیم انجم کبھی انٹیلیجنس پوسٹنگ پر نہی رھے اور کراچی کور کمانڈ ر بھی بمشکل ایک سال ھی رھے ھوں گے جنرل ندیم انجم کے کچھ اور ھی شوق تھے دو عدد جھگڑالو بیویوں اور کئ گرل فرینڈز میں رلتے رہتے تھے ، جنرل ندیم انجم کے بارے میں ملٹری انٹیل یہ تھی کہ انتہائ غیر سیاسی ھیں اور بس اپنے شوق میں مگن رہتے ھیں ۔ جنرل باجوہ کو ایسا ھی بیبا آئ ایس آئ چیف چاہیئے تھا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ آئ ایس آئ چیف کی اپائنٹمنٹ وزیر اعظم کرتا تھا ۔ عمران خان نے بہت ان فن کی اور ایک ھفتے تک نوٹیفیکیشن نہی کیا لیکن جب صدر عارف علوی کی مداخلت پر دونوں کی ون آن ون ملاقات ھوئ تو جنرل ندیم انجم نے بڑی دیر تک عمران خان کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے تھامے رکھا اور اپنی تابعداری کا یقین دلایا تو پھر عمران خان نے جنرل ندیم انجم کا نوٹیفیکیشن 20 نومبر 2021 کی تاریخ سے دستخط کر دیا ۔ جنرل ندیم انجم کی خوبی یہ تھی کہ وہ ہر بات پر سر ہلاتے رہتے تھے ان کے حواس پر گذشتہ رات کے اثرات اگلے پورے دن چھائے رھتے تھے۔

اب آگیا 2022 جنرل باجوہ ہر ایک سے کہتے پھر رہے تھے بلکہ نیند میں بھی زور زور سے بڑبڑاتے تھے میں نیوٹرل ہوں ، میں نیوٹرل ہوں ۔ عمران خان کی حکومت تو ناکام ہو چکی تھی جنرل فیض حمید پشاور کور کمانڈ کرنے جا چکے تھے عمران خان کے اتحادی پرواز کے لیئے تیار تھے صرف اشارے کی دیر تھی عمران خان کی حکومت بچانے کی بہت لوگوں نے کوششیں کیں لیکن جنرل باجوہ نے کانوں پر مفلر لپیٹ رکھا تھا ۔ بہرحال عمران خان کے خلاف 8 مارچ 2022 کو عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوئ جو مختلف اقسام کی آئینی اور عدالتی مضحکہ خیز قلابازیوں کے بعد 10 اپریل 2025 کو قومی اسمبلی میں 174 ووٹوں سے کامیاب ہو گئ اس سے قبل جنرل باجوہ کے حکم پر ٹرپل ون بریگیڈ نے گن پوائنٹ پر ججوں کو اٹھا کر رات بارہ بجے سپریم کورٹ کھول کر صدر عارف علوی کے قومی اسمبلی ختم کرنے کے فیصلے کو معطل کر وا دیا۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ فروری 2022 کے شروع میں ہی پشاور سے جنرل فیض حمید نے عمران خان کو اسمبلی توڑنے کا واضح مشورہ دیا تھا کہ جنرل باجوہ پر بازی پلٹنے کا بہترین موقع ہے کہ وزیر اعظم عمران خان آئینی حق استعمال کرتے ہوئے صدر پاکستان سے قومی اسمبلی تحلیل کرنے کا کہیں تو اسمبلی ختم ہو جائے گی اور عمران خان اس نعرے کے ساتھ نئے الیکشنز میں میدان میں آ جائیں گے کہ جی اتحادی حکومت تھی ، جرنیل مجھے کام کرنے کا موقع ہی نہی دے رہے تھے قوم مجھے واضح اکثریت دے تو میں اگلی ٹرم میں پوری طرح کام کر سکوں گا ۔ لیکن عمران خان نے جنرل فیض حمید کی بات نہی مانی اور پر اسرار وجوہات کی بنیاد پر پے درپے خطرناک سیاسی حماقتیں کر کر کے جیل آ پہنچے ۔

اب واپس جنرل باجوہ اور جنرل فیض حمید کی کہانی کی جانب چلتے ہیں ، جنرل باجوہ نے جنرل فیض حمید کو پشاور کور کی کمانڈ کا ایک سال بھی پورا نہی ہونے دیا اور نو ماہ کے اندر 8 اگست 2022 کو بہاولپور کور کا کمانڈربنا کر تبادلہ کر دیا ۔ جنرل باجوہ اب دو خواہشات کے غلام بن چکے

تھے پہلی اپنے لیئے مزید تین سال کی ایکسٹینشن دوسری جنرل فیض حمید کو کسی بھی کور میں ایک سال پورا نہ ہونے دینا تاکہ جنرل فیض حمید آرمی چیف بننے کی بنیادی شرائط پوری نہ کر سکیں ۔ نگراں حکومت جسکے وزیر اعظم شہباز شریف تھے جنرل باجوہ کو اپنی مکمل تابعداری کا یقین دلا چکے تھے جس پر آئ ایس آئ اور ایم آئ بھی جنرل باجوہ کو رپورٹ دے رھی تھیں کہ شہباز شریف جنرل باجوہ کو ایکسٹینشن دینے کے لیئے تیار ھے ۔

دوسری طرف جنرل باجوہ کو اپنے لیئے مصیبت سمجھتے ھوۓ میاں نواز شریف جنرل باجوہ کو توسیع دینے کے لیئے ھر گز تیار نہی تھے ۔ لندن ایک بار سازش کا گڑھ بنا اور نواز شریف ، شہباز شریف ، مریم صفدر، خواجہ آصف ، اسحاق ڈار کے درمیان طویل صلاح مشورہ ھوا جس میں ڈی جی آئ ایس آئ لیفٹننٹ جنرل ندیم انجم خصوصی طور پر شریک ھوۓ تاریخ تھی 28 ستمبر 2022 . اس میں نواز شریف خاموشی سے شرکا کی گفتگو سنتے رھے ، خواجہ آصف نے بتایا کہ وزیر اعظم شہباز شریف جنرل باجوہ کو چھ ماہ کی توسیع دینا چاہتے ھیں تاکہ وہ جی ایچ کیؤ کے تجویز کردہ عام انتخابات مارچ 2023 میں کروائیں اور پھر نئ حکومت آکر نیا آرمی چیف لگاۓ ۔ اس میٹنگ میں ڈی جی آئ جنرل ندیم انجم ایک نئے روپ میں نظر آۓ اور انھوں نےشرکا کو بریفنگ دی کی جنرل باجوہ تین سال ایکسٹینشن نہی چاہتے بلکہ وہ صرف دو سال کی مزید مہلت چاہتے ھیں اور انتخابات 2024 میں کروانا چاہتے ھیں ۔ اس ساری کاروائ کو میاں نواز شریف خاموشی سے سن رھے تھے انھوں نے صرف یہ پوچھا کہ جنرل باجوہ کے بعد سینئر جرنیل کون کون ھیں جس پر ان کو سینیارٹی لسٹ بمعہ سب کی تفصیلات حوالے کر دی گئ ۔ اس بات سے جنرل ندیم انجم سمجھ گئے کہ میاں نواز شریف اب جنرل باجوہ کو مزید ایکسٹینشن دینے پر تیار نہی ھیں اور بات جنرل ندیم انجم نے واپسی پر جنرل باجوہ کو اچھی طرح سمجھا دی کہ آپ اب الوداعی ملاقاتیں شروع کر دیں۔

اب Immense Power کے دوسرے خواہش مند یعنی جنرل باجوہ کا سورج غروب ھونے کو تھا ۔

یہ اندازہ لگانا بہت مشکل ھے کہ جنرل باجوہ اور جنرل فیض حمید میں سے ایکدوسرے کو کون لے ڈوبا ؟ ھمارے خیال میں مطلق فوجی اقتدار اور طاقت کی آرزو ان دونوں کو لے ڈوبی ! ان دونوں میں ایک عادت مشترک تھی کہ یہ دونوں جرنیل ماضی میں فوجی امتحانات کے کورس کے علاوہ کوئ کتاب نہی پڑھتے تھے شاید ھی کوئ کتاب ھو جو ان دونوں نے پوری پڑھی ھو یہاں تک کہ جنرل باجوہ قومی اور بین الاقوامی اخبارات اور رسالے بھی نہیں پڑھتے تھے ان کا انحصار ایم آئ کے ناخواندہ حوالداروں کی معمول کی بریفنگ پر رہتا تھا ۔
سارے واقعات کا ذکر کروں تو یہ داستان ختم ھی نہی ھوگی ۔
بہرحال Immense Power کا خواب موجودہ آرمی چیف کو بھی آگیا اور لولی لنگڑی حکومت سے پے درپے خود کو فیلڈ مارشل اور اب چیف آف ڈیفینس فورسز بنوا کر کوئ تا حیات قسم کی ایکسٹینشن کی آرزو ھے ۔
کچھ دن قبل ایک دوست نے پوچھا تھا کہ آپ کی فیورٹ فوجی شخصیت کون ھے ؟
ھمارا جواب تھا کہ ھماری فیورٹ فوجی شخصیات میں نئے پاکستان کے بعد جنرل ضیا الحق ، جنرل پرویز مشرف اور جنرل فیض حمید رھے ھیں ۔ وہ حضرت ھماری شکل دیکھنے لگے اور گویا ھوئے کہ حضرت میں سمجھا نہی ۔۔ ھم نے کہا کہ ان فوجی جرنیلوں نے اپنے ادارے کے غیر انسانی ، غیر اخلاقی اور غیر جمہوری عزائم کو جس خوبصورتی سے ننگا کیا ھے اس وجہ سے ھم انکے عاشق ھیں اور اب ایسا لگ رھا ھے کہ ھمارے عشق کے سب سے اونچے پائیدان پر نئے نویلے چیف آف ڈیفنس فورسز فائز ھونے والے ھیں ۔

تاریخ کا سب سے بہترین سبق یہ ھے کہ تاریخ سے کوئ سبق نہی سیکھتا ۔

نصرت مہدی بھوپالی صاحبہ نے کیا خوب فرمایا ھے ---

عشق میں مجنوں و فرہاد نہیں ہونے کے
یہ نئے لوگ ہیں برباد نہیں ہونے کے

یہ جو دعوے ہیں محبت کے ابھی ہیں جاناں
اور دو چار برس بعد نہیں ہونے کے

کیا کہا توڑ کے لاؤ گے فلک سے تارے
دیکھو ان باتوں سے ہم شاد نہیں ہونے کے

نقش ہیں دل پہ مرے اب بھی تمہارے وعدے
خیر چھوڑو وہ تمہیں یاد نہیں ہونے کے

انقلاب کا بخار اور پاکستانی ملٹری ۔۔

ابو حیان سعید

دنیا کے بڑے انقلاب چاہے وہ فرانسیسی ہو، روسی ہو، امریکی یا انگلستان کا ، ان سب میں کیا مشترکہ ڈھنگ، سوچ اور نفسیات ہے؟ اس سوال کا سب سے گہرا، سادہ اور مضبوط جواب ہمیں امریکی مؤرخ کرین برنٹن (1898~1968) کی شہرۂ آفاق کتاب "تشریحِ انقلاب" (Anatomy of Revolution) میں ملتا ہے، جو آج بھی سیاست، تاریخ اور سوشل سائنس کے طلبہ کے لیے ایک بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔

کرین برنٹن کا سب سے اہم کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے انقلاب کو جذباتی نعروں یا رومانوی کہانیوں کے بجائے سائنسی عمل کے طور پر سمجھا۔ وہ انقلاب کو "بخار" سے تشبیہ دیتے ہیں ایک ایسا بخار جو پہلے ہلکی علامات سے شروع ہوتا ہے، پھر شدت پکڑتا ہے، پھر ذرا خطرناک مرحلہ آتا ہے، اور آخر میں معاشرہ ایک نئی حالت میں داخل ہو جاتا ہے۔

یہ تشبیہ انقلاب کے پیچیدہ عمل کو حیرت انگیز طور پر آسان اور قابلِ فہم بنا دیتی ہے۔ لیکن ھمارے نزدیک برنٹن آخر میں انقلاب کے بخار کی وضاحت نہ کر سکا کیونکہ پاکستانی معاشرہ رنگ برنگے انقلابی نعروں پر ھی اکتفا کر کے واپس اپنے رنگ ڈھنگ پر لوٹ آتا ھے اسکی بنیادی وجہ یہ ھے کہ انقلاب کی ڈگڈگی ان کے ہاتھ میں ایک مخصوص ایجنڈے کے لیئے دی جاتی ھے انقلاب کے نعرے لگانے والے خود کچھ ڈیلیؤر نہی کرسکتے کیونکہ پاکستان میں ہر قسم کے انقلاب کی دستاویز جی ایچ کیؤ میں لکھی جاتی ھے اور جی ایچ کیؤ کی دستاویز پر عمل درآمد ھی ڈگڈگی ماسٹرز کی بچت کا راستہ ھوتا ھے ۔ بھٹو برانڈ اسلامی سوشلزم کا انقلاب ھو ، نو ستاروں کا نظام

مصطفی کا انقلاب ھو ، جنرل ضیا الحق کا اسلامی انقلاب ھو ، جماعت اسلامی کا ظالمو قاضی آرھا ھے والا انقلاب ھو، بے نظیر بھٹو کا نیو سوشل کنٹریکٹ ھو ، آل شریفیہ کا قرضے لو مال کماؤ قرضے معاف کراؤ تو صرف انکے خاندان کے لیئے ھی انقلاب تھا ، ھر کام ھو گا ھمارا حصہ ھوگا والا زرداری انقلاب ، جنرل مشرف کا آزادی انقلاب کے علاوہ چھوٹے چھوٹے انقلانبچے مثلا کیانی ڈاکٹرآئن ، راحیل شریف ڈاکٹرائن اور سب سے زیادہ ڈسکس کیا جانے والا باجوہ ڈاکٹرائن اور حال ھی میں آئینی ترامیم والا فیلڈ مارشلی انقلاب تو جس ڈر اور خوف کی فضا میں نافذ کیا گیا ھے یہ بھی کچھ ڈیلیؤر نہی کر پائے گا ۔
اس سے قبل نئے پاکستان کا انصافی انقلاب تو اپنی بے پناہ حماقتوں ، نا لائقیوں اور رہنمائے انقلاب کی پرلے درجے کی غیر سفارتی گفتگو اور پراسرار سایوں کی وجہ سے تقریبا ختم ھو چکا ھے لیکن حیرت انگیز طور پر اس انصافی انقلاب کا ووٹ اتنا مضبوط ھے کہ 27 ویں آئینی ترمیم میں خاندان شریفیہ بھی فیلڈ مارشل اور زرداری کی ظرح تا قیامت اقتدار مانگ رھا تھا لیکن نہ مل سکا ۔

برنٹن کے مطابق انقلاب غربت سے نہیں بلکہ ناانصافی سے پھوٹتا ہے۔ جب عام آدمی یہ محسوس کرے کہ ریاست اس کی آواز نہیں سنتی، انصاف کمزور ہے، اور مواقع صرف طاقتور طبقات کے پاس ہیں — تب سماج کے اندر وہ حرارت جمع ہوتی ہے جو بڑے طوفان کی بنیاد بنتی ہے۔

ایک اور غیر معمولی مشاہدہ یہ ہے کہ انقلاب ہمیشہ دانشوروں اور درمیانی طبقے سے جنم لیتا ہے، مگر جلد ہی شدت پسند عناصر اسے اپنے قبضے میں لے لیتے ہیں۔ یہ مرحلہ ہر انقلاب میں سب سے زیادہ خطرناک اور بے یقینی سے بھرپور ہوتا ہے۔

آخرکار، شدت کا دور آہستہ آہستہ ٹھنڈا پڑتا ہے اور ایک نیا "نظام" قائم ہو جاتا ہے — یعنی انقلاب اپنی انتہا سے ہو کر ایک نئی معمولی حالت میں بدل جاتا ہے۔

کرین برنٹن کی یہ سوچ آج کے سیاسی حالات کو بھی حیرت انگیز طور پر سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔
جب ہم یہ کہتے ھیں کہ ہم اپنا منہ بند ھی رکھتے ھیں تو ھمارے دوست احباب ظنزیہ طور پر کہتے ھیں یہ آپ اپنا منہ بند رکھتے ھیں تو جب منہ کھولیں گے تو کیا آگ تھوکیں گے ! ارے جناب ھم صرف منہ بند رکھتے ھیں لیکن ہاتھوں کو آزاد رکھتے ھیں کیونکہ منہ بند رکھنے کا سبق ھم نے اس روایت سے سیکھا ھے ---
ملاحظہ فرمایئے ---

اٹلی کے آمر میسولینی نے اپنے تین بڑے مخالف افراد کو سزائے موت سنا دی۔
میسولینی کے حکم کی تعمیل میں ان تینوں کو پھانسی گھاٹ پر لے جایا گیا جہاں ایک بہت بڑا لکڑی کا تختہ تھا

جس کے ساتھ پتھروں سے بنا ایک مینار اور مینار پر ایک بہت بڑا بھاری پتھر مضبوط رسے سے بندھا ہوا ایک چرخے پر جھول رہا تھا، رسے کو ایک طرف سے کھینچ کر جب چھوڑا جاتا تھا تو دوسری طرف بندھا ہوا پتھرا زور سے نیچے گرتا اور نیچے آنے والی کسی بھی چیز کو کچل کر رکھ دیتا تھا...!!!!

چنانچہ ان تینوں کو اس موت کے تختے کے ساتھ کھڑا کیا گیا، ان میں سے...
ایک عیسائ پادری
دوسرا وکیل
اور تیسرا فلسفی

سب سے پہلے پادری کو اس تختہ پر عین پتھر گرنے کے مقام پر لٹایا گیا اور اس کی آخری خواہش پوچھی گئی تو پادری کہنے لگا میرا خدا پر پختہ یقین ہے وہی موت دے گا اور زندگی بخشے گا۔ بس اس کے سوا کچھ نہیں کہنا۔
اس کے بعد رسے کو جیسے ہی کھولا تو پتھر پوری قوت سے نیچے آیا اور پادری کے سر کے اوپر آکر رک گیا۔ یہ دیکھ کر سب حیران رہ گئے اور پادری کے پختہ یقین کی وجہ سے اس کی جان بچ گئی اور رسہ واپس کھینچ لیا گیا...!!!!
اس کے بعد وکیل کی باری تھی اس کو بھی تختہ دار پر لٹا کر جب آخری خواہش پوچھی گئی تو وہ کہنے لگا میں حق اور سچ کا وکیل ہوں اور جیت ہمیشہ انصاف کی ہوتی ہے۔ میں بے گناہ ہوں اور یہاں بھی میرا رب انصاف کرے گا۔
اس کے بعد رسے کو دوبارہ کھولا گیا پھر پتھر پوری قوت سے نیچے آیا اور اس بار بھی وکیل کے سر پر پہنچ کر رک گیا۔ پھانسی دینے والے اس انصاف سے حیران رہ گئے اور وکیل کی جان بھی بچ گئی...!!!!
اس کے بعد فلسفی کی باری تھی اسے جب تختے پر لٹا کر آخری خواہش کا پوچھا گیا تو وہ کہنے لگا،
"اس دنیا میں نہ ہی کوئی خدا ہے اور نہ وہ کسی کو بچاتا ہے۔ پادری کو نہ خدا نے بچایا ہے اور نہ ہی وکیل کو اس کے انصاف نے، دراصل میں نے غور سے دیکھا ہے کہ رسے پر ایک جگہ گانٹھ ہے جو چرخی کے اوپر گھومنے میں رکاوٹ کی وجہ بنتی ہے جس سے رسہ پورا کُھلتا نہیں اور پتھر پورا نیچے نہیں گرتا۔"
فلسفی کی بات سُن کر سب نے رسے کو بغور دیکھا تو وہاں واقعی گانٹھ تھی۔ انہوں نے جب وہ گانٹھ کھول کر رسہ آزاد کیا تو پتھر پوری قوت سے نیچے گرا اور فلسفی کا ذہین فطین سر کچل کر رکھ دیا...!!!!

سبق ہے کہ بعض اوقات بہت کچھ جانتے ہوئے بھی منہ بند رکھنا حکمت میں شمار ہوتا ہے ۔

پاکستان ھے یا رولا رپا ڈالنے کی سر زمین ؟

ابو حیان سعید

بھٹو آیا چند سالوں میں نو ستاروں نے امریکی آشیرباد سے رولا ڈال دیا ۔ ضیا آیا تو اس نے ڈنڈے کے زور پر ڈنڈے کو منہ سے نکال کرعوام کو چپ کرایا لیکن امریکنز نے آم کی پیٹیوں کا رولا ڈال دیا ، بے نظیر آئ تو فوج نے بابے غلام اسحق خان سے رولا ڈلوا دیا ۔ نواز شریف آیا اس نے فوج پر رولا ڈال دیا ۔ فوج نے بابے غلام اسحق خان سے نواز شریف پر رولا ڈلوا دیا ۔ بے نظیر دوبارہ آئ تو پھر رولا ڈل گیا ، نواز شریف کو دوبارہ لایا گیا تو فوج نے رولا ڈال کر گو نواز گو کے نعرے لگوا دیئے ۔ اور پھر آئ ایس آئ کے تین سربراھوں کی شب و روز کی محنت کے پھل مسیحا ۓ اعظم 2018 میں جنرل فیض کے فیض کے سائے تلے اقتدار کے سنگھاسن پر طلوع ھوۓ اور ملک بھر کے نکموں، نا اھلوں اور نا لائقوں کو جنرل باجوہ نے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کا بینہ میں شامل کروایا گیا تاکہ کسی بھی صورت میں مسیحاۓ اعظم عمران خان کی حکومت چل نہ سکے حتیٰ کہ بیرون ملک سے بھی نایاب ھیروں کو پاکستان بلا کر انتہائ محنت کے بعد مسیحاۓ اعظم عمران خان کی جھولی میں ڈالا گیا ، جادو گروں کی فوج بھی ساتھ تھی پھر بھی رولا ڈال دیا گیا ---

اب کی بار چیف آف ڈیفینس اسٹاف کا رولا ڈل گیا ---

پاکستان ھے یا رولا ڈالنے کی سر زمین ---

اب حسب معمول ایک قصّہ ..

ایک نیک دل بادشاہ عوام سے تنگ آ گیا تھا اور ایک دن اپنی سلطنت کو چھوڑ کر جانے لگا، وزیر سے بولا تم جانو اوریہ عوام ، میں جا رہا ہوں.....
بادشاہ کے ساتھ اس سلطنت میں جھاڑ پونچھ کرنے والا ایک خاکروب بھی ساتھ ہولیا،
بادشاہ خاکروب سے بولا میں تو پتا نہیں کہاں کہاں دھکے کھاؤں گا تم کیوں میرے ساتھ ہو لئے ہو؟
"خاکروب بولا: بادشاہ سلامت ! آپ سلطنت کےمالک تھے تو خدمت کی آگے بھی جب تک سانس رہی خدمت کروں گا..."
الغرض دونوں چلتے چلتے ایک دوسرے ملک پہنچے جہاں کا بادشاہ وفات پا چکا تھا اور نئے بادشاہ کا چناؤ ہونا تھا جس کا طریقہ کا یہ تھا کہ ملک کی ساری عوام ایک بہت بڑے گراؤنڈ میں جمع ہو جاتی اور ایک پرندہ اڑا دیا جاتا..."یہ پرندہ جس کے سر پر بیٹھ جاتا وہی بادشاہ بن جاتا تھا"
بادشاہ نے خاکروب سے کہا: "چلو ہم بھی یہ تماشہ دیکھتے ہیں کہ کون بادشاہ بنتا ہے-"
الغرض وہ دونوں بھی مجمع میں شامل ہوگئے،
پرندہ اڑایا گیا، گراؤنڈ کا چکر لگانے کے بعد پرندہ اس خاکروب کے سر پر آ بیٹھا،
اس ملک کی عوام اور وزراء نے خاکروب کے سر پر بادشاہت کا تاج رکھ دیا، خاکروب جس بادشاہ کے ساتھ آیا تھا اس سے بولا بادشاہ سلامت آپ بھی میرے ساتھ سکون سے محل میں رہیں، بادشاہ بولا نہیں بادشاہت والی زندگی سے میں اکتا چکا ہوں بس میں محل سے باہر ایک جھونپڑے میں رہ لوں گا، تو خاکروب بولا ٹھیک ہے دن میں بادشاہت کروں گا اور رات کو آپ کے ساتھ رہوں گا..
خاکروب کی بادشاہت کا پہلا دن تھا،دربار لگا ہوا تھا،اتنے میں ایک فریادی آیا اور کہا :"فلاں بندے نے میری چوری کی..."خاکروب بادشاہ نے کہاں فورا" چوری کرنے والے کو حاضر کیا جائے ، جب مطلوبہ بندہ آیا تو خاکروب بادشاہ نے حکم دیاکہ چور اور جس کی چوری ہوئی ہے دونوں کو 20,20 کوڑے مارے جائیں....

"سب حیران ہوئے کے یہ سب کیا ہو رہا ہےلیکن بادشاہ کا حکم تھا."
تھوڑی دیر بعد ایک اور فریادی آیا اور بولا فلاں شخص نے مجھے مارا ہے تو خاکروب بادشاہ نے پھر وہی حکم دیا کہ ظالم اور مظلوم دونوں کو 20,20 کوڑے مارے جائیں....
الغرض دن میں جتنی فریادیں آئی اس نے ظالم اور مظلوم دونوں کو کوڑے مارنے کا حکم دیا.... ایک روز دربار ختم ہونے کے بعد
رات کو جب وہ خاکروب بادشاہ کی جھونپڑی میں پہنچا تو بادشاہ نے کہا:"او بھائی یہ سب کیا تماشہ تھا تم نے سب کو پٹوا دیا ، لوگ کہہ رہے ہیں کہ بہت ظالم بادشاہ ہے-"
تو وہ خاکروب بولا:"عالی جاہ اگر اس قوم کو ایک نیک اور اچھے بادشاہ کی ضرورت ہوتی تو اس قوم کا اڑایا ھوا پرندہ میرے سر پر بیٹھنے کی بجائے آپ کے سر پے بیٹھتا-"

یہ جیسی قوم ہے اسکو ویسا ہی حکمران ملا ہے ، کچھ قومیں واقعی جوتوں کے قابل ہوتی ہیں !!!